موالیِ وسلم دائما ابدا | درسِ حدیث | علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

رمضان المبارک کی اہمیت ! قرآن اور رمضان ! عورتوں کے لیے ذکر

(درسِ حدیث نمبر ۵۷/۱۶۶ ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/۳۱ مئی ۱۹۸۵ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ تو آپ حضرات کو معلوم ہے کہ یہ رمضان المبارک کے دن ہیں، قرآنِ پاک کی تلاوت اور اِن اوقات میں کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کی خاص مناسبت ہے ! قرآن پاک کی تلاوت ہے، استغفار ہے، دُعا ہے، ذکر کی کثرت ہے جس طرح بھی ہو جن کلمات سے بھی ہو، اس کے اِن دنوں میں خاص اثرات مرتب ہوتے ہیں ! !

رمضان میں اچھے اور بُرے عمل کا اثر :

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ایک جگہ کہ جیسا رمضان گزارے گا آدمی ویسے ہی اُس کے اثرات ہوں گے ! خدا کی یاد میں اگر گزارا ہے تو سارے سال اس کے اثرات رہیں گے ! غفلت میں گزارا ہے تو سارے سال اس کے اثرات رہیں گے ! تو اتنا زیادہ رمضان کے اعمال کو دخل ہے ! تو قرآنِ پاک کی تلاوت وہ تو ہو ہی جاتی ہے، تراویح میں سننا بھی ہو جاتا ہے، حفاظ جو ہیں اُنہیں یاد کرنے کی وجہ سے زیادہ پڑھنا پڑتا ہے ! !

رمضان میں کیا کیا کرنا چاہیے ؟

باقی اور چیزیں کون سی ایسی ہیں کہ جو اِن دنوں میں کی جائیں ؟ تو دُعاء، استغفار، تسبیح تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا)، یہ چیزیں ایسی ہیں جو کثرت کے ساتھ کرنی چاہئیں ! اس میں اجر وثواب بھی ہے اور خدا کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے ! درود شریف کی کثرت کی بھی بڑی فضیلت ہے اور کچھ مقدار مقرر کر کے پڑھتا رہے ! کسی چیز کی کچھ مقدار کسی چیز کی کچھ مقدار، اس طرح سے کر لینا چاہیے ! حدیث شریف میں آتا ہے اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَئُہٗ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْہِ [1]

اس حدیث شریف میں سُبْحَانَ اللّٰہُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ تسبیح جو ہے وہ نصف میزان ہے جیسے ترازو کسی بھی چیز کے تولنے کے لیے رکھی جائے تو ایک طرف باٹ رکھ دیا جائے دوسری طرف سُبْحَانَ اللّٰہُ رکھ دیا جائے تو یہ نصف میزان بن جائے گا نصف ترازو بن جائے گی بس وزن بتانا مقصود ہے کہ وزنی چیز ہے ! اور آدھی بھر چکی تھی آدھی خالی تھی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہُ جب بندہ کہتا ہے تو یہ گویا ترازو بھر جاتا ہے ! وہ ترازو کا نصف وزن ہوا اور یہ بقیہ نصف کو پورا کر دیتا ہے ! لٰہذا فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَئُہٗ .

اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْہِ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے یہ سیدھا اللہ کے پاس پہنچتا ہے یعنی مقبول ہوتا ہے ! ہر چیز اللہ کے پاس ہے اللہ ہر جگہ ہے ! مراد یہ ہے کہ مقامات جیسے بنا دیے ہیں (عالمِ بالا میں) جیسے (دنیا میں) مسجد بنا دی ہے کہ جماعت کرو ! جیسے کعبۃ اللہ بنایا ہے کہ اِدھر رُخ کرو، ساری دُنیا میں جہاں بھی ہو اِدھر رُخ کرو ! اسی طرح اللہ تعالیٰ نے (عالمِ بالا میں) مقامات بنا دیے ہیں تو اُس مقام تک یہ سیدھا پہنچ جاتا ہے ! اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں کوئی رُکاوٹ نہیں ! اور حجاب

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح و التحمید رقم الحدیث ۲۳۱۳

ہونے نہ ہونے کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ میں اور بندے میں فاصلہ ہے چیزوں میں فاصلہ ہے پردے سچ مچ کے ہیں ! ایک قسم کے پردے تو ہیں بلاشبہ جب ہی تو آنکھیں نہیں محسوس کرتیں ! ورنہ تو رویتِ باری تعالیٰ ہوتی ! لیکن یہ کہ فاصلہ ہو ! فاصلہ نہیں ہے اللہ ہر جگہ موجود ہے ! تو اِس میں بتایا گیا ہے کہ اس کی قبولیت میں کوئی دیر ہی نہیں لگتی ! لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ میں اعتراف ہے کہ خدا کے سوا باقی کوئی قابلِ عبادت اور لائق پرستش نہیں !

حدیث شریف میں آتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ بھی لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہتا ہے یعنی توحید کا اقرار کرتا ہے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے ان الفاظ سے، مُخْلِصًا قَطُّ دل سے اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ تو اُس بندے کے لیے قبولیت کے واسطے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہ عرشِ الٰہی تک سیدھا پہنچ جاتا ہے ! یہ فضیلت اس جملہ کو حاصل ہے اس لیے اس جملے کو بولنے والے کو بھی فضیلت حاصل ہوگئی ! مگر وہ شخص جو یہ جملہ کہنے والا ہے اس فضیلت کا مستحق ہوگا ؟ اُس کے بارے میں فرمایا کہ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ [1] جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے گا ! کبائر کا ارتکاب ایسی چیز ہے کہ اُس کے بعد قبولیت پر اثر پڑتا ہے اور فرق پڑتا ہے ! اور کبائر سے بچا رہے اگر تو اتنا بڑا درجہ ہے ! ! !

عورتوں کو کیا کرنا چاہیے ؟

آقائے نامدار ﷺ سے ایک صحابیہ نقل کرتی ہیں یُسَیرۃ اُن کا نام ہے مہاجر تھیں گھر بار ترک کر کے اسلام کے لیے ترکِ وطن کر کے تشریف لے آئی تھیں ! فرماتی ہیں قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ یَعْنِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ . اس طرح کے کلمات جو خدا کی پاکیزگی بیان کرتے ہوں وہ کہتی رہا کرو ! اور فرمایا وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ اور یہ جو ہیں پورے ان سے گنا کرو ! گنتے تو ہیں ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہُ، ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح و التحمید رقم الحدیث ۲۳۱۴

ان ہی اُنگلیوں کے پوروں سے، اور بھی طریقے ہیں اس کے جن میں اُنگلیوں پر ہزار تک بلکہ ہزاروں تک گنا جا سکتا ہے ! ! !

اُنگلیوں کی گواہی :

تو ارشاد فرمایا اُنگلیوں سے گنتی رہو ! فَاِنَّ ھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ یہ جو اُنگلیاں ہیں ان سے بھی پوچھا جائے گا خدا کے یہاں ! اور ان سے بھی بلوایا جائے گا انہیں بولنے کی قوت دی جائے گی ! یہ جواب دیں گے یہ گواہی دیں گے ! اور فرمایا وَلَا تَغْفُلْنَ وَتُنْسَیْنَ الرَّحْمَةَ [1] اور غفلت نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر رحمتِ الٰہی سے تم محروم کر دی جاؤ بھلا دی جاؤ ! رحمت تمہارے حصے میں نہ آنے پائے ایسے نہ کرو، غفلت منع ہے ! ذکر کسی نہ کسی طرح کرتا رہے آدمی یہ مطلوب ہے ! ہر آدمی اُس مقام پر پہنچ جائے جو بڑے بڑے حضرات کا مقام ہے وہ تو کارِ دارد ہے ! لیکن اتنا جتنا کہ حدیث میں بتایا ہے اُتنا ہر آدمی کرتا رہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے تو فائدہ ایک نسبت کا حاصل ہو جاتا ہے ! ! !

نسبت کا مطلب ؟

نسبت کے معنٰی کیا ہیں ؟ نسبت کے معنٰی ہیں ایمان کی قوت، اللہ کی ذات کے ساتھ دل کا ایک ربط خاص مضبوط قسم کا، وہ نسبت کہلاتا ہے ! یہ اَذکارِ مسنونہ، تلاوت، تسبیح تہلیل وغیرہ اگر کرتے رہیں ایک عرصہ تک تو یہ نسبت حاصل ہو جاتی ہے ! قرآنِ پاک پڑھنے پڑھانے والے کو بھی ! تفسیر پڑھنے پڑھانے والوں کو بھی ! حدیث اور علومِ دینی جو پڑھتے پڑھاتے ہیں اُن کو بھی اسی طرح سے حاصل ہو جاتی ہے ایک نسبتِ خاص ! تعلق مع اللہ قوی قسم کا جس کے بعد پھر شک وتردد نہیں آتا ! اور اللہ اُس کو کفر سے اور کفریات سے محفوظ رکھتا ہے ! تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقے بتائے

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح و التحمید رقم الحدیث ۲۳۱۶

وہ کلمات بتائے جو خدا کو بہت پسند ہیں اور کتنے پسند ہیں وہ مثال دے دے کر بتایا کہ ایسے پسند ہیں ایسے پسند ہیں اور ایسے پسند ہیں ! کہیں ترازو کا بتا دیا، کہیں یہ بتا دیا کہ اِس کلمے اور خدا کے درمیان قبولیت میں کوئی فاصلہ نہیں، کوئی چیز حائل نہیں ہے ! آسمان وزمین کے فاصلے وہ بھی حائل نہیں بلکہ جیسے کوئی فاصلہ ہی نہیں ! تو اس طرح سے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے، اپنی رضا اور فضل ورحمتوں سے ہمیں دُنیا اور آخرت میں نوازے، آمین۔ اختتامی دعا..................(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اکتوبر ۲۰۰۵)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (ادارہ)